

سوال

میں ویب سائٹ پر قیامت کی نشانیاں پڑھ رہا تھا تو میں نے یہ حدیث پڑھی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کی نشانیاں کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے ایک چھوٹے سے جوان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا : اگر یہ زند رہا تو یہ زیادہ عمر کا نہیں ہوگا کہ تماری آخری آنے والی قیامت کو دیکھ لے گا " تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ان کی موت تھی کیونکہ سب لوگ مر کر روز قیامت حاضر ہونگے ، اور بعض لوگ یہ کہتے کہ جب انسان فوت ہو جائے تو اس کا حساب و کتاب شروع ہو جاتا ہے ، اور یہ حدیث بھی اسی معنی میں ہے) تو کیا اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ قیامت کا آغاز اس بچے کے بڑے ہونے سے قبل ہوگا ؟ آپ سے گزارش ہے کہ حدیث کے معنی کی وضاحت فرمائیں ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

یہ حدیث صحیحین میں متعدد الفاظ کے ساتھ مروی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جفاکش خانہ بدوشوں میں سے کئی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر قیامت کے متعلق سوال کیا کرتے کہ قیامت کب آئے گی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سب سے چھوٹے کی طرف دیکھ کر فرماتے : اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے قبل ہی تمہاری قیامت قائم ہو جائے گی ۔

حدیث کے راوی ہشام کہتے ہیں کہ اس کا معنی ان کی موت ہے ۔ صحیح بخاری (6146) صحیح مسلم (2952) ۔

حدیث کا معنی واضح ہے ، اور اس سے مراد ان کی موت ہے جو کہ قریب ہے اور اسے قیامت سے تعبیر کیا گیا جس کا وقوع اس بچے کے بوڑھا ہونے سے قبل ہوگا ، اور اس سے قیامت کبریٰ روز قیامت مراد نہیں ۔

قاضی رحمہ اللہ کا قول ہے : (تمہاری قیامت) سے مراد ان کی موت مراد ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس دور کے لوگ مرجائیں گے یا پھر وہ مخاطب مر جائیں گے ۔ اھ شرح مسلم للنووی ۔

اور کرمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ : (اس جواب میں ایک حکمت والا اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ تم قیامت کبریٰ کے سوال کو چھوڑو کیونکہ اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں اور اس وقت کا سوال کرو جس میں

تمہارا دور ختم ہو جائے گا اس کا سوال کرنا تمہارے لئے اولیٰ اور زیادہ لائق ہے اس لئے کہ اس کا علم ہونا تمہیں اس بات پر ابھارے گا کہ اس وقت کے فوت ہونے سے قبل تم اعمال صالحہ کا التزام کرو کیونکہ اس کا علم نہیں کہ کون دوسرے سے پہلے فوت ہو جائے (انتہی -

اور شیخ راغب اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

(تھوڑا سا وقت (گھڑی) زمانے اور وقت کا ایک جزء ہے اور اس سے ساتھ قیامت کی تعبیر اس لئے کی جاتی ہے کہ یہ حساب میں تیزی کے اعتبار سے اسکے مشابہ ہے ، اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور وہ سب حساب لینے والوں میں سے جلدی حساب لینے والا ہے

یا پھر اللہ تعالیٰ نے جب اس قول سے انہیں متنبہ کیا کہ :

یہ جس دن اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ کیئے جاتے ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک گھڑی ہی (دنیا میں) ٹھہرے تھے

ساعة یعنی قیامت کا اطلاق تین اشیاء پر ہوتا ہے :

قیامت کبریٰ : جس میں لوگ حساب و کتاب کے لئے اٹھائے جائیں گے -

قیامت وسطیٰ : ایک دور کے سب لوگو کی موت پر بولا جاتا ہے -

قیامت صغریٰ : انسان کی موت ، تو ہر انسان کی موت آنے سے اس کی قیامت قائم ہو جاتی ہے - اھ فتح الباری -

واللہ تعالیٰ اعلم .